باب 2

کاروباری تنظیم کی شکلیں

سیکھنے کے مقاصد

اس باب کے مطالعے کے بعد آپ:

- کاروباری تنظیم کی مختلف شکلوں کی شناخت کرسکیں گے۔
- منتخب کاروباری تنظیم کی شکلوں کی خصوصیات، خوبیاں اور خامیاں بیان کرسکیں گے۔
- تنظیم کی مختلف اقسام کے درمیان فرق کرسکیں گے۔
- کاروباری تنظیم کی ایک موزوں شکل کے انتخاب کا تعین کرنے والے عوامل کا تجزیہ کرسکیں گے۔

© NCERT not to be republished

نیہا، فائینل ایئر کی ایک ذہین طالبہ تھی جو کہ اپنے نتیجہ کے اعلان ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔ اس دوران اس نے گھر پر اپنے بیکار وقت کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ مزاجاً مصور تھی۔ اس لئے اس نے مٹی کے برتنوں اور پیالوں پر ڈیزائن بنا کر انھیں سجانے کی کوشش کی۔ اس کے دوستوں اور شناساؤں نے اس کے کام کی تعریف کی۔ جس سے اس میں جوش بھر گیا۔ یہاں تک کہ اس نے چند مٹی کے چھوٹے برتن اپنی بستی اور اس کے آس پاس لوگوں کو فروخت بھی کر ڈالے۔ جلد ہی اسے احساس ہو گیا کہ وہ کاروبار میں اتر چکی ہے۔ گھر سے کام کرنے کی وجہ سے وہ مکان کے کرائے کی ادائیگیوں کی بچت کرنے کے قابل ہوگئی تھی۔
وہ لوگوں کی زبانی تشہیر کے باعث ایک تنہا مالک کی حیثیت سے مشہور ہوگئی تھی۔ اس نے مٹی کے برتنوں پر اپنی مصوری کی مہارتوں کی اور اس نے نئے ڈیزائنوں اور نقاشی پر مزید ہاتھ صاف کیا۔ اس سے اس کے گاہکوں میں زیادہ دلچسپی پیدا ہوئی اور اس کی اشیاء کی مانگ تیزی سے بڑھنے لگی۔ گرمیوں کے اواخر میں اس نے پایا کہ اس نے ڈرائنگ شیٹس، مٹی کے برتنوں اور رنگوں میں معمولی سی رقم لگا کر 2500 روپے کا منافع کما لیا ہے۔
اس سے اس کو اس کام کو بطور پیشہ اپنانے کی ترغیب ملی لہٰذا اس نے اپنے آرٹ کے ضمناً کاروبار کو قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وہ اپنے اس کام کو بطور تنہا مالک جاری رکھ سکتی ہے لیکن اس کو اپنے اس کام کو بڑے پیمانے پر کرنے کے لئے زیادہ روپیوں کی ضرورت ہے۔ اس کے والد نے اسے مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنے رشتے کے ایک بھائی کو شریک کاروبار بنائے جس سے اس کی مزید سرمائے، کی ضرورتیں بھی پوری ہوں گی اور ذمہ داریوں اور کاروبار کے خطرات میں بھی کوئی اس کا شریک ہو جائے گا ساتھ ہی ساتھ ان کا خیال یہ بھی ہے کہ ہو سکتا ہے کاروبار مزید ترقی کرے اور اسے ایک کمپنی کی تشکیل کی ضرورت پڑے۔ اب اسے طے کرنا ہے کہ اسے کس قسم کی کاروباری تنظیم کو قائم کرنا چاہئے؟

2.1 تعارف

اگر کوئی شخص ایک کاروبار شروع کرنا چاہتا ہے یا موجودہ کاروبار کی توسیع کرنے میں دلچسپی رکھتا ہے تو اسے کاروبار کی وضع اور قسم کے انتخاب کرنے سے متعلق فیصلہ لینا ہوگا۔ موزوں ترین قسم کا تعین اپنی ضروریات کے پیش نظر ہر طرح کی تنظیم کی خوبیوں اور خامیوں کو ناپ تول کر کیا جاتا ہے۔

کاروباری تنظیم کی مختلف قسمیں جن میں سے کسی ایک موزوں قسم کا انتخاب کیا جا سکتا ہے:

(a) تنہا ملکیت
(b) مشترکہ ہندو خاندان کاروبار
(c) شراکت داری
(d) امداد باہمی سوسائیٹی

© NCERT not to be republished

(e) مشترکہ سرمایہ کمپنی

آیئے ہم اپنی گفتگو کا آغاز تنہا ملکیت سے کریں جو کہ کاروباری ادارے کی سب سے سادہ قسم ہے۔ بعد ازاں ہم اداروں کی زیادہ پیچیدہ اقسام کا تجزیہ کریں گے۔

2.2 تنہا ذاتی ملکیت

کیا آپ اکثر شام میں اپنے پڑوس کی چھوٹی اسٹیشنری کی دکان سے رجسٹر، پین، چارٹ پیپر وغیرہ خریدنے جاتے ہیں؟ اغلب یہ ہے کہ آپ اپنے ان تمام سودوں کو کرنے کے دوران ایک تنہا مالک سے مل چکتے ہیں۔

تنہا ملکیت کاروباری تنظیم کی ایک عام شکل ہے اور یہ چھوٹے کاروباروں کی نہایت موزوں قسم ہے خصوصاً جب کہ وہ اپنے کام کے ابتدائی برسوں میں ہوں۔ تنہا ملکیت سے مراد کاروباری ادارے کی ایک ایسی شکل سے ہے جس کی ملکیت ،انتظام اور کنٹرول ایک فردِ واحد کے ہاتھ میں ہوتا ہے وہ حاصل ہونے والے تمام منافعوں کا تن تنہا مالک ہوتا ہے لیکن تمام نقصانات بھی اسی کو برداشت کرنے ہوتے ہیں۔ تنہا ملکیت کی اصطلاح سے ہی اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ یہ ایک ایسا کاروبار ہے جس کا مالک ایک فردِ واحد ہو۔ کاروبار کی یہ شکل شخصی خدمات کے میدان جیسے بیوٹی پالر، حجام کی دکان، اور چھوٹے پیمانے کے کام جیسے کسی علاقہ میں خردہ فروشی کی دکان چلانا وغیرہ عام ہیں۔

خصوصیات

تنہا ملکیت کی خصوصیات حسب ذیل ہیں:

(i) **تشکیل اور خاتمہ**: تنہا ملکیت کے کاروبار کو شروع کرنے کے لئے قانونی کاروائی کی ضرورت بمشکل ہی کہیں پڑتی ہوتی ہے اگر چہ چند صورتوں میں محض ایک لائسینس ہی لینا پڑسکتا ہے۔ تنہا ملکیت کے کاروبار کے لئے کوئی علیحدہ قانون نہیں ہے۔ کاروبار آسانی سے بند بھی کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح اس قسم کے کاروبار کے قیام اور خاتمہ دونوں میں آسانی ہے۔

(ii) **دین داری**: تنہا مالکان کی ذمہ داری غیر محدود ہوتی ہے یعنی کاروباری نقصانات کی شکل میں جب کہ کاروباری دین داریوں کو کاروباری اثاثوں سے پورا نہیں کیا جاسکتا تو

> تنہا تاجر کاروباری اکائی کی وہ قسم ہے جہاں ایک شخص کاروباری تنظیم کو ہونے والے خطرات کو برداشت کرنے کے لئے اور سرمائے کی فراہمی کے لئے اکیلا ذمہ دار ہوتا ہے۔
>
> جے۔ایل۔ہینس
>
> انفرادی ملکیت کاروباری تنظیم کی وہ قسم ہے جس میں سب سے اعلیٰ مقام پر ایک فردِ واحد ہوتا ہے جو کہ اس کے کاموں کی رہنمائی کرتا ہے اور ناکامی کے خدشے کے لئے بھی تن تنہا ذمہ دار ہوتا ہے۔
>
> ایل۔ایچ۔ہینے

© NCERT not to be republished

دین داریوں کو ادا کرنے کے لئے اسے اپنے ذاتی اثاثے جیسے ذاتی کار وغیرہ بھی ادھار چکانے کے لئے بیچنے پڑ سکتے ہیں۔فرض کیجئے کوئی تنہا ملکیت ڈرائی کلینز کی دکان کے بند ہونے کے وقت اس کی کل بیرونی دین داریاں 80,000 روپے ہیں جب کہ اس کے اثاثے جات صرف 60,000 روپے کے ہیں تو ایسی صورتحال میں مالک کو 20,000 روپے اپنے ذاتی وسائل سے لانے ہونگے چاہے اسے اپنی ذاتی جائیداد بھی فرم کے قرض کی ادائیگی کے لئے فروخت کرنی پڑے۔

(iii) تنہا خطرات برداشت کرنے والا اور منافع وصول کنندہ: تنہا مالک کو کاروبار کی ناکامی کے خدشے کو تن تنہا برداشت کرنا ہوتا ہے۔ بہرحال اگر کاروبار میں کامیابی ہوتی ہے تب مالک ہی تمام منافعوں کا حقدار رہتا ہے۔اس کے لئے یہ تمام منافع اس کے اٹھائے گئے خطرات کے لئے راست انعام بن جاتا ہے۔

(iv) کنٹرول: کاروبار کو چلانے اور تمام فیصلوں کو لینے کا اختیار تنہا مالک کو ہوتا ہے وہ دوسروں کی مداخلت کے بغیر اپنے منصوبوں پر عمل کرسکتا ہے۔

(v) علیحدہ تشخص کا نہ ہونا: قانون کی نظر میں تنہا تاجر اور کاروبار کے درمیان کوئی تفریق نہیں کی جاتی کیونکہ کاروبار کی مالک سے کوئی علیحدہ شناخت نہیں ہوتی، اس لئے مالک کو کاروبار کی تمام سرگرمیوں کے لئے ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے۔

(vi) کاروباری تسلسل میں کمی: کیونکہ مالک اور اس کے کاروبار کا تشخص یکساں ہوتا ہے اس لئے تنہا مالک کی موت، پاگل پن، بیماری، یا دیوالیہ ہونے کا بلا واسطہ اثر کاروبار پر پڑتا ہے اور یہاں تک کہ کاروبار کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔

خوبیاں

تنہا ملکیت کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

(i) فوری فیصلہ سازی: ایک تنہا تاجر کو کاروباری فیصلے لینے میں کافی آزادی حاصل ہوتی ہے مزید یہ کہ فیصلہ سازی جلد ہوتی ہے کیونکہ دوسرے لوگوں سے مشورہ لینے کی ضرورت نہیں پڑتی۔اس سے مارکیٹ کے مواقع سے بروقت فائدہ اٹھانا ممکن ہوتا ہے۔

(ii) کاروباری اطلاعات کا مخفی رہنا: تنہا فیصلہ سازی کا اختیار مالک کو کاروباری کاموں سے متعلق تمام اطلاعات اور رازوں کو پوشیدہ رکھنے کے قابل بناتا ہے۔فرم کے کھاتوں کو شائع کرنا ایک تنہا تاجر کے لئے قانونی طور پر ضروری نہیں ہے۔

(iii) براہ راست ترغیب: ایک تنہا مالک اپنی کوششوں کا بلا واسطہ فائدہ اٹھاتا ہے کیونکہ وہ تمام منافعوں کا تن تنہا وصول کنندہ ہوتا ہے کیونکہ وہ تنہا مالک ہوتا ہے اس لئے منافع کے بٹوارے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اس سے تنہا تاجر کو محنت کرنے کی بھرپور ترغیب ملتی ہے۔

(iv) تکمیل یا کامیابی کا احساس: خود کے لئے کام

ایک تازگی لانے والی شروعات: کوکا کولا کی ابتداء تنہا ملکیتی کاروبار سے ہوئی تھی!

وہ شے جس نے دنیا کو اس کا سب سے زیادہ جانا پہچانا ذائقہ دیا 8 مئی 1986 کو اٹلانٹا، جیورجیا میں پیدا ہوئی۔ ڈاکٹر جان اسٹیتھ پیمبرٹن نے جو کہ ایک مقامی دواساز تھے کوکا کولا کا محلول تیار کیا اور اس نئی شے کا ایک جگ گلی میں موجود جیکب کی دکان ، جیک فارمیسی میں لے گئے جہاں یہ بطور نمونہ پانچ سینٹ فی گلاس سوڈا مشروب کی حیثیت سے فروخت کے لئے رکھی گئی۔ اس کو ایکسلینٹ کا نام دیا گیا۔ ڈاکٹر پیمبرٹن کو اپنے تیار کردہ مشروب میں پوشیدہ قوت کا کبھی احساس نہ ہوا انہوں نے رفتہ رفتہ اپنے کاروبار کے حصے مختلف شرکاء کو فروخت کر ڈالے۔ اور 1988 میں اپنی وفات سے ذرا قبل انہوں نے کوکا کولا میں اپنا بقیہ حصہ بھی اسا کینڈلر (ASa.G. Candler) کو فروخت کر دیا جو کہ ایک اٹلانٹا کے شہری تھے اور ان میں کافی کاروباری صلاحیت تھی کینڈلر مزید اضافی حقوق خریدتے چلے گئے اور آخر کار انہوں نے مکمل کنٹرول حاصل کر لیا۔ 1 مئی 1989 کو اسا کینڈلر نے دی اٹلانٹا جرنل، میں ایک پورے صفحہ کا اشتہار شائع کیا جس میں انہوں نے اپنے عطاری کے تھوک اور خردہ کاروبار کا کچھ اس طرح اعلان کیا۔ **''کوکا کولا جو کہ ایک ذائقہ دار، فرحت بخش، شگفتگی بخش اور قوت بخش مشروب کی تنہا ملکیت''** تنہا ملکیت جو کہ جناب کینڈلر دراصل 1891 تک حاصل نہیں کر سکے کیونکہ ان کو 2300 ڈالر کی ضرورت تھی۔

1982 میں جناب کینڈلر نے ایک کمپنی قائم کی جس کو کوکا کولا کارپوریشن کا نام دیا گیا۔

ماخذ: کوکا کولا کمپنی کی ویب سائیٹ

کرنے میں ذاتی تسکین شامل ہوتی ہے۔ جب کسی کو اس بات کا علم ہوتا ہے کہ وہ خود کاروبار کی کامیابی کا ذمہ دار ہے تو یہ بات نہ صرف اسے دلی تسکین پہنچاتی ہے بلکہ اسے کامیابی کے احساس سے بھی نوازتی ہے اور اسے اپنی صلاحیتوں پر مزید اعتماد حاصل ہوتا ہے۔

(v) **تشکیل اور خاتمہ کی آسانی:** تنہا ملکیت کا ایک اہم فائدہ یہ ہے کہ اس طرح کے کاروبار میں آنے کے لئے کم سے کم قانونی کاروائی کی ضرورت ہوتی ہے تنہا ملکیت کے کاروبار کے لئے کوئی علیحدہ قانون نہیں ہے چونکہ تنہا ملکیت کاروبار کی سب سے کم ضابطہ بند شکل ہے اس لئے اس کو حسبِ خواہش قائم کرنا اور ختم کرنا آسان ہے۔

بندشیں یا حدود

فوائد کے باوجود تنہا ملکیت کی تنظیم کی شکل خامیوں سے مبرا نہیں ہے اس کی اہم خامیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) **محدود وسائل:** تنہا مالک کے وسائل اس کی اپنی بچت اور دوسرے لوگوں سے لئے گئے قرض کی حد تک محدود ہوتے ہیں بینک اور دوسرے قرض دینے والے ادارے تنہا مالک کو طویل

مدتی قرض دینے سے ہچکچاتے ہیں۔ وسائل کی کمی کی وجہ سے ہی اس طرح کے کاروبار کا حجم شاذ ہی بڑھتا ہے اور عام طور پر چھوٹا رہتا ہے۔

(ii) کاروباری تنظیم کی محدود زندگی: قانون کی نظر میں تنہا ملکیت اور اس کے مالک کو ایک ہی مانا جاتا ہے مالک کی موت، دیوالیہ پن یا بیماری کا اثر کاروبار پڑتا ہے اس سے کاروبار کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔

(iii) لامحدود ذمہ داری: تنہا ملکیت کی ایک بڑی خامی مالک کی لامحدود ذمہ داری ہے اگر کاروبار نا کام ہوجاتا ہے تو ایسی صورت میں قرض خواہ اپنے قرضات نہ صرف کاروبار کے اثاثوں سے وصول کرتے ہیں بلکہ یہ مالک کے ذاتی اثاثوں سے بھی اپنے قرضوں کی وصولیابی کر سکتے ہیں ایک غلط فیصلہ یا نامناسب صورتحال مالکان کے لئے ایک سنگین مالی بوجھ بن سکتی ہے یہی وجہ ہے کہ تنہا تاجر کاروبار میں توسیع یا اختراع کرنے کے جوکھم اٹھانے کے لئے کم تیار ہوتا ہے۔

(iv) محدود انتظامی صلاحیت: مالک کو مختلف انتظامی کاموں جیسے خریداری، فروخت، مالیات وغیرہ کی ذمہ داری خود ہی اٹھانی پڑتی ہے ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ ایک شخص ان تمام میدانوں میں مہارت رکھتا ہو اس لئے فیصلہ سازی تمام صورتِ حال میں متوازن نہیں ہوسکتی۔ تنہا تاجر وسائل کی کمی کے باعث ہنرمند اور پر جوش لوگوں کو ملازمت نہیں دے سکتا اور نہ ہی انھیں روکے رکھ سکتا ہے۔

حالانکہ تنہا ملکیت میں مختلف خامیاں پائی جاتی ہیں پھر بھی کئی تاجر اس کے موروثی فوائد کی وجہ سے اس قسم کی تجارت میں آتے ہیں اس میں سرمائے کی کم رقم کی ضرورت ہوتی ہے یہ ایسے کاروباروں کے لئے نہایت موزوں ہے جو کہ چھوٹے پیمانے پر چلائے جاتے ہیں اور جہاں گاہک شخصی خدمات کی مانگ کرتے ہیں۔

2.3 مشترکہ ہندو خاندان کاروبار

مشترکہ ہندو خاندان کاروبار کاروباری تنظیم کی ایک مخصوص شکل ہے جو کہ صرف ہندوستان میں پائی جاتی ہے ملک میں یہ کاروباری تنظیموں کی ایک سب سے قدیم شکل ہے اس سے مراد کاروباری ادارے کی ایک ایسی قسم سے ہے جس میں کاروبار کی ملکیت اور دیکھ بھال کا ذمہ غیر منقسم ہندو خاندان کے ممبران کا ہوتا ہے ایسے کاروبار پر ہندو قانون لاگو ہوتا ہے۔ رکنیت ایک مخصوص خاندان میں پیدائش کی بنیاد پر ہوتی ہے اور تین متواتر نسلیں کاروبار میں ممبر بن سکتی ہیں۔

کاروبار کو خاندان کے معمر ترین شخص کے ذریعہ کنٹرول کیا جاتا ہے جو کہ ''کرتا'' کہلاتا ہے تمام ممبران کو ورثے میں ملی جائیداد پر یکساں ملکیتی حق حاصل ہوتا ہے ان تمام ممبران کو شریک وارث (Co-parcen rs) کہتے ہیں۔

خاندانی کاروبار کی ممبرشپ پر دو قانون لاگو ہوتے ہیں جنہیں ''دیا بھاگا'' اور ''متاکشارا نظام'' کہتے ہیں۔ ''دیا بھاگا'' نظام مغربی بنگال میں رائج ہے اور یہ خاندان کے مرد و عورت دونوں طرح کے ممبروں کو شریک وارث ہونے کی اجازت دیتا ہے۔ متاکشارا نظام

مشترکہ ہندو خاندان میں جنسی مساوات ایک حقیقت

20 دسمبر 2004 کے دن پارلیمنٹ میں ہندو وارثت (ترمیم) بل کے تعارف کے ساتھ ہی حکومت نے نیشنل کامن منیمم پروگرام (NCMP) میں جنسی مساوات کے لئے اپنے کئے گئے وعدہ کو پورا کرنے کی جانب ایک اور قدم بڑھایا۔ ہندو وراثت قانون 1956 میں ترمیم کا بل موروثی دولت میں عورتوں کو وراثت کا مساوی حق عطا کرتا ہے یہ وہ چیز تھی جو اس سے پہلے صرف مرد وارث کے لئے ہی محفوظ تھی۔ یہ درحقیقت ہندو وراثت قانون کو مساوات کے آئینی اصول کے مطابق بنانے کی جانب ایک اہم قدم ہے اس مجوزہ قانون پر عمل درآمد نیشنل ویمن کمیشن (NCW) کی ان سفارشات کو بھی لاگو کرتا ہے جو دراصل سماجی تبدیلی لانے میں مددگار رہیں۔

یہ بل تفریق کا خاتمہ کرتا ہے کیونکہ اس بل کے مطابق ہندو وراثت قانون1956 کے سیکشن6 میں بیٹیوں کو بیٹوں کے برابر ہندو متا کشارا شریک موروثی جائیداد میں حقوق دینے کی بات کہی گئی ہے۔

کیرالہ ماڈل میں شریک وراثت تصور کو بالکل ختم کر دیا گیا تھا اور کیرالہ مشترکہ خاندان نظام (منسوخی) قانون 1975 کے تحت ورثہ (مرد اور عورت) پیدائش کے ذریعہ جائیداحاصل نہیں کرتے بلکہ محض کرایہ کی حیثیت سے ایسے رکھتے ہیں جیسا کہ ایک بٹوارہ کی صورت ہو۔

آندھرا پردیش (1996)، تمل ناڈو (1989) کرناٹک (1994) مہاراشٹرا (1994) بھی ایسے قانون نافذ کر چکے ہیں جو کہ بیٹیوں کو شریک وارث کے حقوق عطا کرتے ہیں یا بیٹوں کی طرح ہی موروثی جائیداد پر پیدائش دعویدار ہونے کا حق دیتے ہیں۔

عورتوں کے لئے مساوات صرف انصاف کا معاملہ اس لئے نہیں کہ انہیں کمزور نہیں سمجھا جاتا ہے بلکہ یہ ہندوستانی سماج کی تجدید کی جانب ایک قدم ہے اور ہمارے تمدن کی حقیقت پسندی اور عملی ہونے کی خاصیت ہے۔

(پی آئی بی فیچر یس)

ماخذ: ای۔سی۔تھامس کی کتاب ''دی روڈ ٹو جینڈر ایکیویلٹی''

مغربی بنگال کو چھوڑ کر تمام ہندوستان میں رائج ہے اور یہ صرف مرد ممبران کو ہی کاروبار میں شریک وارث بننے کی اجازت دیتا ہے۔

خصوصیات:

مشترکہ ہندو خاندان کاروبار کی اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

(i) تشکیل: ایک مشترکہ ہندو خاندان کاروبار کے لئے خاندان میں کم از کم دو ممبران کا ہونا ضروری ہے جو کہ موروثی جائیداد کے وارث ہوں۔ کاروبار کے لئے کسی سمجھوتے کی

© NCERT not to be republished

ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ ممبر شپ پیدائشی ہوتی ہے اس پر ہندو وراثت قانون 1956 لاگو ہوتا ہے۔

(ii) ذمہ داری: کرتا کے علاوہ تمام ممبران کی ذمہ داری کاروبار کی مشترکہ جائیدا میں اپنے حصے تک محدود ہوتی ہے بہر حال کرتا کی ذمہ داری لامحدود ہوتی ہے۔

(iii) کنٹرول: خاندانی کاروبار کا کنٹرول کرتا کے پاس ہوتا ہے وہ تمام فیصلے لیتا ہے اور کاروبار کے انتظام کا اختیار رکھتا ہے دوسرے تمام ممبر اس کے فیصلوں کے پابند ہوتے ہیں۔

(iv) تسلسل: کاروبار کرتا کی موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے کیونکہ اگلا عمر رسیدہ ممبر کرتا کی جگہ لے لیتا ہے اور کاروبار کے تسلسل کو قائم رکھتا ہے ۔کاروبار کا خاتمہ ممبران کی باہمی رضا مندی سے کیا جا سکتا ہے۔

(v) نابالغ ممبران: ایک ہندو غیر منقسم خاندان میں کسی فرد کی شمولیت خاندان میں اس کی پیدائش سے ہوتی ہے اس لئے نابالغ بھی کاروبار کے ممبر ہو سکتے ہیں۔

فوائد:

مشترکہ ہندو خاندان کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

(i) مئوثر کنٹرول: فیصلہ سازی کا مکمل اختیار کرتا کے پاس ہوتا ہے اس وجہ سے ممبران کے درمیان تنازعات پیدا نہیں ہو پاتے کیونکہ کوئی بھی اس کے فیصلہ لینے کے حق میں دخیل نہیں ہوتا ۔ اس سے لچک دار اور بروقت فیصلہ سازی بھی ہوتی ہے۔

(ii) کاروبار کے وجود میں تسلسل: کرتا کی موت سے کاروبار متاثر نہیں ہوتا کیونکہ اگلا معمر ممبر اس کے مقام کو لیے لیتا ہے اس طرح کاروباری کاموں کا خاتمہ نہیں ہوتا اوار نہ ہی کاروبار کے تسلسل کو کوئی خطرہ لاحق ہوتا ہے۔

(iii) ممبران کی محدود ذمہ داری: کرتا کے علاوہ تمام شریک وارثوں کی ذمہ داری کاروبار میں ان کے اپنے حصہ تک محدود ہوتی ہے اور نتیجتاً ان کے ممکنہ جوکھم اور خطرے کا تعین واضح طور پر ہوتا ہے۔

(iv) بڑھتی وفاداری اور باہمی تعاون: کیونکہ کاروبار ایک ہی خاندان کے رکن چلاتے ہیں۔اس لئے ایک دوسرے کی جانب زیادہ وفاداری کا جذبہ پایا جاتا ہے کاروبار کی ترقی خاندانی افتخار سے جڑی ہوتی ہے۔اس سے تمام ممبران سے بہتر باہمی تعاون حاصل کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔

خامیاں/حدود

مشترکہ ہندو خاندان کی حدود مندرجہ ذیل ہیں:

(i) محدود وسائل: مشترکہ ہندو خاندان کے کاروبار کو محدود سرمائے کی پریشانی کا سامنا ہوتا ہے کیونکہ اس طرح کا کاروبار زایدہ تر موروثی جائیداد پر منحصر ہوتا ہے جس کی وجہ سے کاروبار کی توسیع کا دائرہ محدود ہو جاتا ہے۔

(ii) کرتا کی لامحدود ذمہ داری: کرتا پر نہ صرف یہ کہ فیصلہ سازی اور کاروبار کے انتظام کی ذمہ داری کا بوجھ ہوتا ہے بلکہ اس کو لامحدود دین داری کی پریشانی کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے کاروباری قرضات کی ادائیگی کے لئے اس کی ذاتی جائیداد کا استعمال بھی کیا جاسکتا ہے۔

(iii) کرتا کا غلبہ: کرتا انفرادی طو پر کاروبار کا انتظام کرتا ہے جو کہ بعض اوقات دیگر ممبران کو قبول نہیں ہوتا۔ اس سے ان کے درمیان تنازعات پیدا ہوتے ہیں اور یہاں تک کہ خاندان اکائی میں پھوٹ بھی پڑسکتی ہے اور وہ ٹوٹ سکتی ہے۔

(iv) محدود انتظامی صلاحیت: چونکہ کرتا انتظام کے تمام میدان میں ماہر نہیں ہوسکتا اس لئے اس کے غیر دانش مندانہ فیصلوں کی وجہ سے کاروبار کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس کے موثر فیصلہ نہ لے سکنے کی وجہ سے منافع میں کمی ہوسکتی ہے اور ادارے کو بھاری نقصانات بھی اٹھانا پڑ سکتے ہیں۔

مختصر یہ کہ مشترکہ ہندو خاندان کا کاروبار ملک میں مشترکہ ہندو خاندانوں کی گھٹتی تعداد کے باعث زوال پذیر ہے۔

2.4 شراکت داری

وسعت پذیر کاروبار کا انتظام کرنے اور اس میں سرمایہ لگانے کے اندرونی خامیوں اور نقصانات کی بنا پر ایک قابل مقابلہ راستہ کی شکل میں شراکت داری کے لئے راستہ ہموار ہوا۔ شراکت داری زیادہ بڑی سرمایہ کاری متنوع ہنر اور خطرات کو بانٹنے کا ایک راستہ ہے۔

ہندوستانی شراکت داری ایکٹ، 1932 میں شرکت داری کی تعریف اس طرح ہے ''ان لوگوں کے درمیان ایسا تعلق جو اس کاروبار کے منافع کو بانٹنے پر رضامند ہوگئے ہیں جسے یہ سب یا ان میں سے کوئی ایک سب کی طرف سے چلائے''

خصوصیات:

اوپر دی گئی تعریفوں سے شراکت داری طرز کے کاروبار کی حسب ذیل اہم خصوصیات سامنے آتی ہیں:

(i) تشکیل: شراکت داری کاروبار پر ہندوستانی شراکت

> شراکت داری ایسے لوگوں کے درمیان تعلق کو کہتے ہیں جو کہ سمجھوتہ کرنے کے اہل ہوں اور جو کہ باہمی طور پر ایک قانونی کاروبار کو ذاتی فائدے کی غرض سے چلانے پر رضامند ہوگئے ہوں۔
>
> (ایل۔ایچ۔ہینے)
>
> شراکت داری ایسے لوگوں کے درمیان وجود پاچکا، رشتہ ہے جو کسی کاروبار میں اپنی جائیداد، محنت یا ہنرمندی کو یکجا کرنے پر اور اس کاروبار سے حاصل ہونے والے منافعوں کو اپنے درمیان تقسیم کرنے پر رضامند ہوگئے ہیں۔
>
> ''دی انڈین کانٹریکٹ ایکٹ''

© NCERT not to be republished

قانون 1932 (Indian Partnership Act 1932) لاگو ہوتا ہے یہ ایک قانونی معاہدے کے ذریعہ وجود میں آتا ہے۔ جس میں کاروبار کو چلانے کے طریقوں، نفع ونقصان کی تقسیم اور شرکاء کے درمیان آپسی تعلق سے متعلق تمام شرائط اور دفعات کی وضاحت ہوتی ہے۔ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ شراکت داری کاروبار قانونی ہونا چاہئے اور اسے منافع کے مقصد سے کیا جانا چاہئے۔اس طرح دو لوگ کسی خیراتی مقصد کے لئے ساتھ ہوئے ہوں تو پھر اسے شراکت داری نہیں کہا جائے گا۔

(ii) ذمہ داری: فرم کے شرکاء کی ذمہ داری لامحدود ہوتی ہے قرضات کی ادائیگی کے لئے اگر کاروباری اثاثہ جات کافی نہ ہوں تو ایسی صورت میں شرکاء کے ذاتی اثاثہ جات کو استعمال کیا جا سکتا ہے مزید یہ کہ شرکاء مجموعی طور پر اور انفرادی طور پر قرضات کی ادائیگی کے لئے ذمہ دار ہتے ہیں چونکہ وہ کاروبار میں اپنے حصے کے تناسب میں رقم لگاتے ہیں اس لئے وہ اسی حدتک ذمہ دار ٹھہریں گے۔ انفرادی طور پر بھی ہر ایک شریک کو کاروبار کے قرضات کی ادائیگی کے لئے ذمہ دار مانا جاتا ہے۔ بہر حال ایسا شریک دوسرے شرکاء سے ذمہ داری میں ان کے حصوں کے برابر رقم وصول کر سکتا ہے ذمہ داری میں تمام شرکاء کا کیا حصہ ہوگا اس کی وضاحت شراکت داری معاہدے میں پہلے سے کر دی جاتی ہے۔

(iii) خطرہ یا جوکھم اٹھانا: شرکاء کاروبار کو چلانے میں ہونے والے خطرات بطور ایک ٹیم برداشت کرتے ہیں اس کا صلہ انہیں منافعوں کی شکل میں ملتا ہے جسے وہ اپنے درمیان ایک متفقہ تناسب میں بانٹ لیتے ہیں فرم کو نقصان ہونے کی صورت میں وہ اس نقصان کو بھی اسی تناسب میں تقسیم کرتے ہیں۔

(iv) فیصلہ سازی اور کنٹرول: کاروبار کی روز مرہ کی سرگرمیوں سے متعلق فیصلہ سازی اور ان کے کنٹرول کی ذمہ داری شرکاء اپنے درمیان تقسیم کر لیتے ہیں۔ فیصلے عموماً باہمی رضامندی سے لئے جاتے ہیں اس طرح ایک شراکت داری فرم کی سرگرمیوں کا انتظام تمام شرکاء کی اجتماعی کوششوں سے ہوتا ہے۔

(v) تسلسل: شراکت داری کاروبار کی ایک خاصیت اس کے تسلسل میں کمی ہے کیونکہ کسی شریک کی موت، پاگل پن، یا اس کے دیوالیہ یا ریٹائیر ہونے سے کاروبار کا خاتمہ ہوجاتا ہے بہرحال اگر باقی بچے شرکاء کاروبار کو جاری رکھنا چاہیں تو وہ ایک نئے معاہدے کی بنیاد پر ایسا کر سکتے ہیں۔

(vi) ممبرشپ: ایک شراکت داری کاروبار کو شروع کرنے کے لئے کم از کم دوممبروں کی ضرورت ہوتی ہے جب کہ زیادہ سے زیادہ ممبروں کی تعداد بینک کاری کاروبار میں 10 اور دوسرے کاروبار میں 20 ہوتی ہے۔

(vii) باہمی ایجنسی: شراکت داری کی تعریف اس حقیقت کا اظہار کرتی ہے کہ یہ ایک ایسا کاروبار ہے جو تمام شرکاء مل کر چلاتے ہیں یا ان میں سے کوئی ایک ان سب کی طرف سے چلاتا ہے دوسرے الفاظ میں ہر شریک ایک ایجنٹ بھی ہوتا ہے اور

© NCERT not to be republished

مالک بھی۔ وہ دوسرے شرکاء کا ایجنٹ ہوتا ہے کیونکہ وہ ان کی نمائندگی کرتا ہے اور اپنے کسی عمل سے انہیں پابند کرسکتا ہے وہ بھی ایک مالک (Principal) ہوتا ہے کیونکہ وہ خود بھی دوسرے شرکاء کے عمل کا پابند ہوسکتا ہے۔

فوائد یا خوبیاں:

شراکت داری فرم کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

(i) تشکیل اور خاتمہ میں آسانی: ایک شراکت داری فرم کو بہ آسانی تشکیل کیا جاسکتا ہے اس کے لئے اہل شرکاء کے درمیان ایک معاہدے کی ضرورت ہوتی ہے جس میں وہ ایک فرم کے کاروبار کو چلانے اور خطرات میں حصہ داری کرنے پر رضامند ہوتے ہیں فرم کا رجسٹریشن کرنا بھی لازمی نہیں ہے اور فرم کا خاتمہ بھی ایک آسان کام ہے۔

(ii) متوازن فیصلہ سازی: شرکاء اپنی مہارتوں کے مطابق مختلف کاموں کی دیکھ بھال کرسکتے ہیں۔ کیونکہ ایک فرد کو مختلف کاموں کی دیکھ بھال نہیں کرنی ہوتی اس لئے نہ صرف کام کے بوجھ میں کمی ہوتی ہے بلکہ اندازے سے ہونے والی چند غلطیوں کی گنجائش بھی نہیں رہتی نتیجتاً فیصلے زیادہ متوازن ہوتے ہیں۔

(iii) زیادہ فنڈ یا رقومات: شراکت دار کاروبار میں کئی شرکاء سرمایہ لگاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ تنہا ملکیت کے کاروبار کی بہ نسبت شراکت داری میں فنڈوں کی بڑی رقم یکجا کرنا ممکن ہوتا ہے اور حسب ضرورت اضافی کام بھی کئے جاسکتے ہیں۔

(iv) خطرات میں حصہ داری: شراکت داری فرم کو چلانے میں ہونے والے خطرات میں تمام شرکاء حصہ دار ہوتے ہیں اس سے انفرادی شریک کی پریشانیوں اور بوجھ میں کمی ہوتی ہے۔

(v) رازداری: ایک شراکت داری فرم کے لئے قانونی طور پر اپنے کھاتوں کو شائع کرنا اور اپنی رپورٹوں کو جمع کرانا ضروری نہیں ہے اسی لئے ایسی فرم اپنے کاموں سے منسلک تمام اطلاعات کو مخفی رکھ سکتی ہے۔

خامیاں / حدود

(i) غیر محدود ذمہ داری: اگر فرم کے اثاثہ جات قرضات کی ادائیگی کے لئے ناکافی ہوتے ہیں تو ایسی صورت میں شرکاء کو اپنے ذاتی وسائل سے ان کی ادائیگی کرنی ہوتی ہے چونکہ شرکاء کی ذمہ داری انفرادی اور اجتماعی دونوں طرح کی ہوتی ہے اس لئے یہ ایسے شرکاء کے لئے نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے جن کے پاس زیادہ ذاتی دولت ہے کیونکہ اگر کوئی ایسی صورت سامنے آتی ہے جس میں دوسرے شرکاء فرم کے قرضات کی ادائیگی کے قابل نہیں ہوتے تو پھر انھیں پورا قرض چکانا پڑتا ہے۔

(ii) محدود وسائل: کیونکہ شرکاء کی تعداد پر پابندی ہوتی ہے اس لئے لگایا گیا سرمایہ مالی سرمایہ کاری کے لحاظ سے عموماً بڑے پیمانے پر کاروباری سرگرمیوں کو انجام دینے کے لئے کافی نہیں ہوتا۔ نتیجتاً شراکت داری فرم کے لئے ایک خاص حجم سے زیادہ

توسیع نہ کرپانے کے مسئلہ کا سامنا رہتا ہے۔

(iii) جھگڑے اور اختلافات کا امکان: شراکت داری لوگوں کے ایک گروپ کے ذریعہ چلائی جاتی ہے جس میں فیصلہ سازی کے اختیار میں حصہ داری ہوتی ہے ۔ چند مسائل پر اختلاف رائے شرکاء کے درمیان تنازعات پیدا کرسکتا ہے ۔مزید یہ کہ ایک حصہ دار کے فیصلوں کے دوسرے تمام شریک پابند ہوتے ہیں اس لئے کسی ایک کا غیر دانش مندانہ فیصلہ دوسرے تمام حصہ داروں کے لئے مالی بربادی کے نتیجہ میں نکل سکتا ہے۔ اگر ایک شرکت دار فرم کو چھوڑنا چاہتا ہے تو پوری شراکت داری ختم ہوسکتی ہے کیونکہ اس میں ملکیت کی منتقلی پر پابندی ہوتی ہے۔

(iv) تسلسل کا فقدان: کسی شریک کی وفات، پاگل پن ، دیوالیہ یا ریٹائر ہونے سے شراکت داری کا خاتمہ ہوجاتا ہے کیونکہ شراکت داری کو باہمی رضامندی سے کسی وقت بھی ختم کیا جاسکتا ہے ۔ اس لئے اس میں استحکام کی کمی ہوتی ہے۔

(v) عوامی اعتماد کی کمی: شراکت داری فرم کو قانوناً اپنی مالی رپورٹوں کو شائع کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی نہ ہی اسے متعلقہ اطلاعات کو عوام کے سامنے لانا ضروری ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ عوام کے لئے فرم کی حقیقی مالی حالت کا پتہ چلانا مشکل ہوتا ہے اسی لئے شراکت داری فرم میں عوام کا اعتماد عموماً کم ہوتا ہے۔

2.4.1 شرکاء کی اقسام

ایک شراکت داری فرم میں اپنی مختلف ذمہ داریوں اور کرداروں کے ساتھ مختلف طرح کے شرکاء ہوسکتے ہیں ان کے حقوق اور ذمہ داریوں کو واضح طور پر سمجھنے کے لئے ان کی اقسام کو سمجھنا ضروری ہے ان کی اقسام مندرجہ ذیل ہے:

(i) سرگرم شرکت دار: ایک سرگرم شرکت دار فرم میں سرمایہ لگاتا ہے اس کے انتظام میں حصہ لیتا ہے ،نفع اور نقصان میں حصہ دار ہوتا ہے اور فرم کے قرض خواہوں کی جانب اس کی ذمہ داری لامحدود حد تک ہوتی ہے یہ شرکاء دوسرے شرکاء کی طرف سے فرم کے کاروبار کو چلانے میں حقیقی طور پر حصہ لیتے ہیں۔

(ii) غیر متحرک یا خوابیدہ شرکت دار: شرکاء جو کاروبار کے روزمرہ کے کاموں میں حصہ نہیں لیتے خوابیدہ شرکاء کہلاتے ہیں ایک خوابیدہ شریک بہرحال فرم میں سرمایہ لگاتا ہے اس کے نفع اور نقصان میں حصہ دار ہوتا ہے اور اسکی ذمہ داری لامحدود ہوتی ہے۔

(iii) پوشیدہ شریک: ایک پوشیدہ شریک وہ ہوتا ہے جس کا فرم کے ساتھ تعلق عام لوگوں کے علم میں نہیں ہوتا اس امتیازی خاصیت کے علاوہ دیگر تمام پہلوؤں میں وہ بقیہ شرکاء کی طرح ہی ہوتا ہے۔ وہ فرم میں سرمایہ لگاتا ہے، انتظام میں

© NCERT not to be republished

حصہ لیتا ہے، اس کے نفع اور نقصان میں حصہ دار ہوتا ہے اور قرض خواہوں کی جانب لامحدود ذمہ داری رکھتا ہے۔

(iv) برائے نام کا شریک: برائے نام شرکت دار وہ ہوتے ہیں جنہیں کاروبار میں تو کوئی دلچسپی نہیں ہوتی لیکن فرم میں اپنا نام شامل کرنے کے لئے تیار ہوجاتے ہیں۔ وہ نہ سرمایہ لگاتے ہیں نہ انہیں انتظامیہ میں حصہ لینے کا حق ہوتا ہے۔ لیکن دوسرے شرکاء کی طرح وہ بھی تیسرے فریقوں فرم کے قرضوں کے ادا کرنے کے لئے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

(v) ظاہری شرکت دار: ایک شخص کو اس صورت میں بظاہر شریک مانا جاتا ہے اگر کسی عمل یا برتاؤ سے دوسرے لوگوں پر یہ اثر پڑتا ہے کہ وہ فرم کا ایک شرکت دار ہے۔ ایسے شرکاء کو فرم کے قرضات کے لئے ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے کیونکہ کسی تیسرے فریق کی نگاہ میں وہ فرم کے شرکا ہی خیال کئے جاتے ہیں حالانکہ وہ نہ تو فرم میں

جدول 2.1 شرکت داروں کی مختلف اقسام

قسم	سرمایہ میں حصہ	انتظام	نفع ونقصان میں حصہ داری	ذمہ داری
سرگرم شریک	سرمایہ لگاتا ہے	انتظام میں حصہ لیتا ہے	نفع ونقصان میں حصہ دار ہوتا ہے	لامحدود ذمہ داری
خوابیدہ شریک	سرمایہ لگاتا ہے	انتظام میں حصہ نہیں لیتا	نفع ونقصان میں حصہ لیتا ہے	لامحدود ذمہ داری
پوشیدہ شریک	سرمایہ لگاتا ہے	انتظام میں حصہ لیتا ہے	نفع ونقصان میں حصہ دار ہوتا ہے	لامحدود ذمہ داری
ناکام شریک	سرمایہ نہیں لگاتا	انتظام میں حصہ نہیں لیتا	عموماً نفع ونقصان میں حصہ دار نہیں ہوتا	لامحدود ذمہ داری
بظاہر شریک	سرمایہ نہیں لگاتا	انتظام میں حصہ نہیں لیتا	نفع ونقصان میں حصہ دار نہیں ہوتا	لامحدود ذمہ داری
یقین دلانے	سرمایہ نہیں لگاتا	انتظام میں حصہ نہیں لیتا	حصہ دار نہیں ہوتا	لامحدود ذمہ داری

© NCERT not to be republished

سرمایہ لگاتے ہیں اور نہ ہی اس کے انتظام میں حصہ لیتے ہیں۔ فرض کیجئے رانی سیما کی دوست ہے جو کہ ایک سافٹ ویئر فرم سمپلیکس سلیوشن میں شریک ہے سیما کی درخواست پر رانی نے موہن سافٹ ویئر کے ساتھ ایک تجارتی میٹنگ میں اس کے ساتھ جاتی ہے اور ایک تجارتی سودے کے لئے بات چیت کے عمل میں سرگرم حصہ لیتی اور یہ تاثر چھوڑتی کہ وہ بھی سمپلیکس سلوشن میں ایک شریک ہے اگر مانا جائے کہ اس بات چیت کی بنیاد پر سمپلیکس سلوشن کو قرض دیا گیا تو ایسے قرض کی ادائیگی کے لئے رانی بھی ذمہ دار ہوگی کیونکہ اس نے خود کو فرم میں شریک کی حیثیت سے پیش کیا۔

(vi) یقین دلانے والا شریک: ایک یقین دلانے والا شریک وہ ہوتا ہے جو کہ فرم میں شریک نہیں ہوتا لیکن جان بوجھ کر فرم میں ایک شریک کی حیثیت سے خود کو پیش کرائے جانے کی اجازت دیتا ہے۔ ایسے اظہار کی بنیاد پر اگر فرم کو کوئی قرض دیا گیا تو قرض کی ادائیگی کے لئے یہ شریک بھی ذمہ دار ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں جب کہ وہ واقعی شریک نہیں ہے اور خود کو ایسی دین داری سے محفوظ رکھنا چاہتا ہے تو پھر اسے فوراً ایک تردید نامہ جاری کرنا چاہئے جس میں وہ فرم میں اپنے شریک نہ ہونے کی وضاحت کرے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ کسی ایسے قرض کے لئے تیسرے فریق کی جانب ذمہ دار ہوگا۔

2.4.2 شراکت داری کی قسمیں:

مدت اور ذمہ داری کی بنیاد پر شراکت داری کی درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔ مدت کی بنیاد پر شراکت داری کی دو قسمیں ہیں، فرضی شراکت داری، اور مخصوص شراکت داری، ذمہ داری کی بنیاد پر بھی شراکت داری کی دو قسمیں ہیں: ایک ہے محدود ذمہ داری کیساتھ شراکت داری اور دوسرے شراکت داری لامحدود ذمہ داری کے ساتھ۔

مدت کی بنیاد پر درجہ بندی

(i) مرضی کی شراکت داری: ایسی شراکت داری کا وجود شرکاء کی مرضی پر ہوتا ہے اس کا مطلب ہے کہ ایسی شراکت داری اس وقت ختم ہوجاتی ہے جب کبھی کوئی شریک ایسا کرنے کا نوٹس دیتا ہے۔

(ii) مخصوص شراکت داری: ایک مخصوص پراجیکٹ کو پورا کرنے کے لئے جو شراکت داری تشکیل کی جاتی ہے اسے مخصوص شراکت داری کہا جاتا ہے مثلاً ایک عمارت کی تعمیر یا کسی معینہ مدت تک کے لئے کسی کام کی انجام دہی وغیرہ۔ جیسے ہی کام پورا ہوجاتا ہے یا جب معینہ مدت ختم ہوجاتی ہے شراکت داری خود بخود ختم ہوجاتی ہے۔

دین داری کی بنیاد پر درجہ بندی

(i) عام شراکت داری: عام شراکت داری میں شرکاء کی ذمہ

نابالغ بطور ایک شریک

شراکت داری دولوگوں کے درمیان ایک قانونی معاہدے پر مبنی ہوتی ہے جو ایک کاروار کے نفع یا نقصان میں حصہ داری کرنے پر رضامند ہوتے ہیں یہ کاروباران کے ذریعہ چلایا جاتا ہے کیونکہ ایک نابالغ دوسرے کے ساتھ معاہدہ کرنے کا اہل نہیں ہوتا اس لئے وہ کسی فرم میں ایک شریک نہیں بن سکتا۔ بہرحال دوسرے تمام شرکاء کی باہمی رضامندی سے ایک نابالغ کوشراکت داری فرم کے فوائد میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کی ذمہ داری فرم میں اس کے ذریعہ لگائے گئے سرمائے تک ہی محدود ہوگی۔ وہ فرم کے انتظامیہ میں ایک سرگرم حصہ لینے کے قابل نہیں ہوگا۔ اس طرح ایک نابالغ صرف نفع میں حصہ دار ہوسکتا ہے اس لئے نقصان برداشت کرنے کے لئے نہیں کہا جاسکتا ہے بہرحال اگر وہ چاہے تو فرم کے کھاتوں کی جانچ کرسکتا ہے نابالغ کے بالغ ہونے پر اس کی حیثیت تبدیل ہوجاتی ہے بالغ ہونے پر دراصل اس کو فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ آیا وہ فرم میں شریک بنا رہے یا نہیں اس لئے چھ ماہ کے اندر اپنے فیصلہ کا ایک عوامی نوٹس دینا پڑتا ہے اگر وہ دیئے گئے وقت میں ایسا کرنے میں ناکام رہا تو پھر اسے فرم کا پوری طرح سے شریک مانا جائے گا۔ اور وہ دوسرے شرکاء کی طرح فرم کے قرضات کے لئے لامحدود حد تک ذمہ دار بن جائے گا۔

داری لامحدود اور اجتماعی ہوتی ہے۔ شرکاء کو فرم کے انتظام میں حصہ لینے کا حق حاصل ہوتا ہے اور ان کے کئے گئے کاموں کی فرم پابند ہوتی ہے اور وہ بھی ایک دوسرے کے ذریعہ انجام دیئے گئے کاموں کے پابند ہوتے ہیں فرم کا رجسٹریشن کرانا لازمی نہیں ہوتا فرم کا وجود شرکاء کی موت، پاگل پن، دیوالیہ اور ریٹائیر ہونے سے متاثر ہوتا ہے۔

(ii) محدود شراکت داری: محدود شراکت داری میں کم از کم ایک شریک کی ذمہ داری لامحدود ہوتی ہے جب کہ باقی تمام کی ذمہ داری محدود ہوتی ہے ایسی شراکت داری کا خاتمہ محدود شرکاء کی موت پاگل یا دیوالیہ ہونے سے نہیں ہوتا محدود شرکاء کو انتظام میں حصہ لینے کا حق نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ اپنے کاموں سے فرم کا یا دوسرے شرکاء کو پابند بناتے ہیں ایسی فرم کو رجسٹریشن کرانا لازمی ہوتا ہے۔

ہندوستان میں پہلے اس قسم کی شراکت داری کی اجازت نہیں تھی۔ 1991 میں نئے چھوٹے انٹر پرائیز پالیسی کے نافذ ہونے کے بعد محدود ذمہ داری رکھنے والی شراکت داری فرموں کو تشکیل کرنے کی اجازت دی گئی۔ ایسے اقدام کے پس پشت خیال چھوٹے پیمانے پر کاروبار کرنے والے تاجروں کے دوستوں اور رشتہ داروں سے شراکت داری فرم کے لئے ملکیتی سرمایہ حاصل کرنا تھا جو کہ شراکت داری کی عام قسم میں لامحدود ذمہ داری کی شق کے باعث ایسی شراکت داری کی مدد کرنے سے

© NCERT not to be republished

ہچکچاتے تھے۔

2.4.3 شراکت نامہ

شراکت داری ایسے لوگوں کی رضا کارانہ انجمن ہے جو یکساں مقاصد کے حصول کے لئے آپس میں ملیں ہوں۔ شراکت داری کی تشکیل کے لئے تمام شرائط حالات کے بعد شرکاء کے تمام پہلوؤں سے متعلق ایک واضح معاہدے کا ہونا ضروری ہے تاکہ بعد میں شرکاء کے درمیان کوئی غلط فہمی پیدا نہ ہو۔ ایسا معاہدہ تحریری بھی ہوسکتا ہے اور زبانی بھی حالانکہ تحریری معاہدہ ضروری نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی تحریری معاہدہ کا مشورہ دیا جاتا ہے کیونکہ یہ ان تمام شرائط کا ثبوت ہوتا ہے جن پر شرکاء کے درمیان رضامندی ہوگئی ہے تحریری معاہدہ جو کہ شراکت داری پر لاگو ہونے والی شرائط اور دفعات کی وضاحت کرتا ہے شراکت نامہ کہلاتا ہے۔

شراکت نامہ میں عموماً مندرجہ ذیل شرائط اور دفعات شامل ہوتی ہیں:

- فرم کا نام
- کاروبار کی جگہ اور اس کی نوعیت
- کاروبار کی مدت
- ہر ایک شراکت دار کے ذریعہ کی گئی سرمایہ کاری
- نفع اور نقصان کی تقسیم
- شرکاء کے فرائض اور ذمہ داریاں
- ایک شریک کے داخلے، ریٹائرمنٹ اور اخراج سے متعلق دفعات
- اصل سرمایہ اور کاروبار سے نکالے جانے والے پیسہ پر سود
- فرم کے خاتمہ کا طرزِ عمل
- کھاتوں کی تیاری اور ان کی جانچ (Auditing)
- تنازعات کے حل کا طریقہ

2.4.4 رجسٹریشن:

شراکت داری کے رجسٹریشن سے مراد فرموں کے رجسٹرار کے

باکس 2.3 پرائس واٹر ہاؤس کوپرس پہلے ایک شراکت داری فرم تھی

پرائس واٹر ہاؤس جو دنیا کی ایک اعلیٰ ترین اکاؤنٹینسی فرم ہے اس کا قیام 1998 میں دو کمپنیوں کے انضمام سے عمل میں آیا۔ یہ دو کمپنیاں پرائس واٹر ہاؤس کوپرس اور یسبر انڈ تھیں جن کی تاریخی جڑیں 150 سال قبل انیسویں صدی کے ملک برطانیہ سے جڑی ہوئی تھیں 1850 میں سیموئل لویل پرائس نے اپنے اکاؤنٹینسی کے کاروبار کو لندن میں قائم کیا تھا۔ 1865 میں ولیم ایچ ہولی لینڈ اور ایڈون واٹر ہاؤس نے اس کے ساتھ شراکت داری شروع کی۔ پھر جیسے جیسے فرم کا فروغ ہوا اس کے پیشہ وارانہ عملہ کے قابل ممبران شراکت داری میں شامل ہوتے گئے۔ 1800 کے اواخر میں پرائس واٹر ہاؤس نے ایک اکاؤنٹنگ فرم کی حیثیت سے کافی پہچان بنالی۔

ماخذ: کولمبیا یونیورسٹی میں پرائس واٹر ہاؤس کوپرس کے تاریخی دستاویزات

© NCERT not to be republished

پاس رکھے فرموں کے رجسٹر میں فرم کا نام معہ طے کردہ تفصیلات درج کرانا ہے یہ شراکت داری فرم کو اس کے وجود کا پختہ ثبوت فراہم کرتا ہے۔

ایک شراکت داری فرم کو رجسٹریشن کرانا ضروری نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی شراکت داری فرم خود کو رجسٹرڈ نہیں کراتی تو پھر یہ کئی فوائد سے محروم رہ جاتی ہے فرم کے رجسٹرڈ نہ کرانے کے نتائج مندرجہ ذیل ہیں:

(a) غیر رجسٹری شدہ فرم کا شریک اپنے حقوق کے لئے فرم یا کسی اور شریک کے خلاف عدالت میں قانونی چارہ جوئی نہیں کر سکتا۔

(b) غیر رجسٹری شدہ فرم کسی تیسرے فریق کے خلاف مقدمہ دائر نہیں کر سکتی۔

(c) ایسی فرم اپنے کسی شریک کے خلاف بھی مقدمہ دائر نہیں کر سکتی۔

ان نتائج کے پیش نظر فرم کو رجسٹرڈ کروانا چاہئے۔ ہندوستانی شراکت داری قانون 1932 کے مطابق شرکاء کو فرم کا رجسٹریشن اس ریاست کے فرموں کے رجسٹرار کے یہاں کروانا چاہئے جس میں کہ فرم واقع ہے رجسٹریشن فرم کی تشکیل کے وقت بھی کروایا جاسکتا ہے یا اس کی زندگی میں کسی وقت بھی۔فرم کو رجسٹر کرانے کا طرزِ عمل حسب ذیل ہے:

1. مجوزہ فارم پر درخواست لکھ کر فرموں کے رجسٹرار کے یہاں جمع کرنا درخواست میں مندرجہ ذیل تفصیلات شامل ہونی چاہئیں۔

- فرم کا نام
- فرم کا محل وقوع
- دوسری جگہوں کے نام جہاں فرم کاروبار چلاتی ہے
- ہر شریک کی فرم میں شمولیت کی تاریخ
- شرکاء کے نام اور پتے
- شراکت داری کی مدت

اس درخواست پر تمام شرکاء کے دستخط ہونے چاہئیں۔

2. فرموں کے رجسٹرار کے یہاں ضروری فیس جمع کرنا

3. رجسٹرار درخواست منظور کرنے کے بعد فرموں کے رجسٹر میں اندراج کرے گا اور اس کے بعد ایک رجسٹریشن سند جاری کردے گا۔

2.5 امداد باہمی سوسائٹی

امدادِ باہمی لفظ کا مطلب ایک مشترک مقصد کے لئے دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرنا ہے۔

امدادِ باہمی سوسائٹی ایسے لوگوں کی ایک رضا کارانہ انجمن ہے جو ممبران کی فلاح بہبود کے مقصد سے آپس میں ایک دوسرے سے مل جائیں۔ ان کا مقصد اپنے معاشی مفاد کا تحفظ ہوتا ہے کیونکہ وہ خود کو ایسے بچولیوں کے ہاتھوں بچانا چاہتے ہیں جو کہ بہت زیادہ منافع کمانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ امدادِ باہمی سوسائٹی کو امداد باہمی سوسائٹیز قانون 1912 کے تحت رجسٹر کرانا لازمی ہے امداد باہمی سوسائٹی کو قائم کرنے کا عمل نہایت سادہ ہے ایک ایسی سوسائٹی کو تشکیل دینے کے لئے کم از کم دس بالغ لوگوں کی رضامندی کی ضرورت ہوتی ہے سوسائٹی کے لئے

© NCERT not to be republished

امداد باہمی ادارے کی ایک ایسی شکل ہے جس میں لوگ اپنے معاشی مفاد کی ترقی کے لئے مساوات کی بنیاد پر بطور انسان آپس میں مل کر ایک رضا کارانہ انجمن تشکیل دیتے ہیں۔

ای۔ایچ۔کالورٹ

امداد باہمی تنظیم ''ایک ایسی سوسائٹی ہے جس کے مقاصد امداد باہمی اصولوں کے مطابق اپنے ممبران کے معاشی مفادات کو ترقی دینا ہیں۔

ہندوستانی امدادِ باہمی سوسائٹیز قانون 1912

سرمایہ ممبران کو حصص جاری کرکے حاصل کیا جاتا ہے رجسٹریشن کے بعد سوسائٹی ایک امتیازی قانونی شناخت حاصل کرلیتی ہے۔

خصوصیات:

امدادِ باہمی سوسائٹی کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

(i) رضا کارانہ ممبر شپ: امدادِ باہمی سوسائٹی کی رکنیت رضا کارانہ ہوتی ہے کوئی بھی شخص امدادِ باہمی سوسائٹی میں شریک ہوسکتا ہے اور حسب خواہش کسی بھی وقت اس سے الگ ہوسکتا ہے وہ کسی بھی طرح سوسائٹی میں شامل ہونے یا اس سے الگ ہونے کے لئے مجبور نہیں ہوتا۔ حالانکہ اس کے لئے سوسائٹی کا ممبر بنے رہنا لازم نہیں ہوتا لیکن پھر بھی وہ اگر سوسائٹی کو چھوڑ نا چاہتا ہے تو اسے طریقہء کار کے مطابق سوسائٹی کو چھوڑنے سے قبل ایک نوٹس دینا ہوتا ہے ممبر شپ مذہب، ذات اور جنس سے قطع نظر ہر ایک کے لئے کھلی ہوتی ہے۔

(ii) قانونی درجہ: امدادِ باہمی سوسائٹی کا رجسٹریشن کرانا لازمی ہے رجسٹریشن سے سوسائٹی کو اپنے ممبران سے الگ قانونی حیثیت حاصل ہوجاتی ہے سوسائٹی اپنے نام سے معاہدے بھی کرسکتی ہے اور جائیداد بھی رکھ سکتی ہے اس پر مقدمہ دائر کیا جاسکتا ہے اور یہ دوسروں پر مقدمہ دائر کرسکتی ہے۔ ایک الگ قانونی تشخص ہونے کی وجہ سے اس پر ممبران کے داخلے یا ان کے اخراج کا اثر نہیں پڑتا۔

(iii) محدود ذمہ داری: امدادِ باہمی سوسائٹی کے ممبران کی ذمہ داری ان کے ذریعہ لگائے گئے سرمایہ کی حد تک محدود ہوتی ہے اس سے اس زیادہ سے زیادہ خطرہ کا تعین ہو جاتا ہے جو کہ ایک ممبر کو برداشت کرنا پڑسکتا ہے۔

(iv) کنٹرول: امدادِ باہمی سوسائٹی میں فیصلے لینے کا اختیار منتخب انتظامیہ کمیٹی کے ہاتھوں میں ہوتا ہے ووٹ دینے کا حق ممبران کو موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ ان اراکین کا انتخاب کریں جو انتظامیہ کمیٹی کی تشکیل کریں گی۔ اس سے امدادِ باہمی سوسائٹی کو ایک جمہوری کردار ملتا ہے۔

(v) خدمت کا مقصد: امدادِ باہمی سوسائٹی کا مقصد آپسی تعاون اور فلاح و بہبود ہوتا ہے اس لئے اس کے کاموں پر

خدمت کا مقصد غالب رہتا ہے اگر اس کو اپنے کاموں کے نتیجہ میں کچھ اضافی منافع ہوتا ہے تو اس کو ممبران کے درمیان ڈیویڈینڈ کے بطور تقسیم کردیا جاتا ہے۔

خوبیاں:

امدادِ باہمی سوسائٹی سے اس کے ممبروں کو کافی فوائد حاصل ہوتے ہیں امدادِ باہمی تنظیم کے چند فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

(i) ووٹ کے مساوی حقوق: امدادِ باہمی سوسائٹی ایک آدمی ایک ووٹ کے اصول پر کام کرتی ہے۔ ایک ممبر کے ذریعہ لگائی گئی سرمائے کی رقم سے قطع نظر ہر ممبر کو مساوی حقوق رائے دہی حاصل ہوتے ہیں۔

(ii) محدود ذمہ داری: امدادِ باہمی سوسائٹی کے ممبران کی ذمہ داری ان کے ذریعہ لگائے سرمائے کی حد تک محدود ہوتی ہے اس لئے ممبران کے ذاتی اثاثہ جات کاروباری قرضات کی ادائیگی میں استعمال کئے جانے سے محفوظ ہوتے ہیں۔

(iii) وجود کا استحکام: امدادِ باہمی سوسائٹی ممبران پر موت، پاگل پن یا دیوالیہ ہونے کا کوئی اثر نہیں پڑتا اس لئے ایک سوسائٹی ممبر شپ میں ہونے والی کسی تبدیلی سے متاثر ہوئے بغیر کام کرتی رہتی ہے۔

(iv) کام میں کفایت: ممبر رضا کارانہ خدمات فراہم کرتے ہیں مزید یہ کہ بچولیوں سے بچا جاتا ہے جس سے لاگت میں کمی آجاتی ہے گاہک اور پیدا کار دونوں ہی سوسائٹی کے ممبر ہوتے ہیں اس لئے قرضات کے ڈوبنے کا خطرہ بھی کم ہوتا ہے۔

(v) حکومت کی پشت پناہی: امدادِ باہمی سوسائٹی جمہوریت اور سیکولرازم کے تصورات کی مثال پیش کرتی ہے اس لئے حکومت امدادِ باہمی سوسائٹی کو کم شرح سود پر قرضہ جات، مالی رعایتوں کی فراہمی اور ٹیکسوں میں رعایت کی شکل میں مدد بہم پہونچاتی ہے۔

(vi) تشکیل میں آسانی: امدادِ باہمی کی ابتداء کم سے کم 10 ممبروں کی جاسکتی ہے رجسٹریشن کا عمل بھی سادہ ہوتا جس میں محض چند قانونی کاروائیاں شامل ہوتی ہیں اس کی تشکیل پر امدادِ باہمی سوسائٹیز قانون 1912 لاگو ہوتا ہے۔

خامیاں یا حدود

(i) محدود وسائل: امدادِ باہمی سوسائٹی میں سرمایہ لگانے والے اراکین کے ذرائع محدود ہوتے ہیں۔ ان سوسائٹیوں میں سرمایہ کاری پر کم شرح سے ڈیویڈینڈ دیا جاتا ہے اس وجہ سے بھی یہ سوسائٹیاں نہ تو زیادہ ممبر شپ کر پاتی ہیں اور نہ ہی موجودہ ممبران سے زیادہ سرمایہ اکٹھا کر پاتی ہیں۔

(ii) غیر موثر انتظام: امدادِ باہمی سوسائٹیاں ماہر منیجروں کو ملازمت پر نہیں رکھ پاتیں کیونکہ وہ ان کو زیادہ تنخواہیں ادا کرنے کے قابل نہیں ہوتیں۔ ممبران جو کہ رضا کارانہ بنیاد پر بلا تنخواہ خدمات فراہم کرتے ہیں عموماً انتظامی کاموں کو موثر طریقہ سے

سرانجام نہیں دے سکتے۔

(iii) راز داری میں کمی: ممبران کی میٹنگ میں کھلی بات چیت اور سوسائٹیز ایکٹ (7) کے مطابق تمام تفصیلات کے اظہار کے لازمی ہونے کے نتیجہ میں امداد باہمی سوسائٹی کے لئے اپنے کاموں کی راز داری قائم رکھنا مشکل ہوتا ہے۔

(iv) حکومتی کنٹرول: حکومت کے ذریعہ دی گئی مراعات کے بدلے میں امداد باہمی سوسائٹیوں کو کھاتوں کی آڈیٹنگ ،حسابات پیش کرنے وغیرہ سے متعلق چند اصول وضوابطہ پر باقاعدگی سے عمل کرنا لازمی ہوتا ہے۔ ریاستی امداد باہمی شعبہ کے کنٹرول کی جانب سے امداد باہمی تنظیم کے کاموں میں کی جانے والی مداخلت اس کی کام کرنے کی آزادی پر منفی اثر ڈالتی ہے۔

(v) اختلاف رائے: اختلاف رائے کے نتیجہ میں ہونے والے اندرونی جھگڑے فیصلہ سازی میں مشکلات پیدا کرتے ہیں ذاتی مفادات خدمت کے مقصد پر غالب آنے لگتے ہیں۔ جب

اُمل (Amul) کی امداد باہمی کی حیرت انگیز پُر جسارت مہم

اُمل ہر روز 447000 لیٹر دودھ 2.12 ملین کسانوں سے اکٹھا کرتا ہے جن میں کئی ناخواندہ ہیں پھر اس دودھ کو ڈبہ یا تھیلی بند کی اشیاء میں تبدیل کرتا ہے اور 6 کروڑ روپے کی مالیت کی اشیاء کو پورے ملک میں 500,000 سے زائد خردہ دکانوں تک پہنچاتا ہے۔

اس سب کی ابتداء 1946 میں کسانوں کے ایک گروپ نے کی جو کہ خود کو بچولیوں کے چنگل سے چھڑانا چاہتے تھے اور بازاروں تک اپنی پہنچ بڑھا کر اپنی محنت کا زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کرنا چاہتے تھے۔ آنند نامی گاؤں میں واقع کھیڑا ڈسٹریکٹ ملک کوآپریٹیو یونین (جو کہ اُمل کے نام سے جانی جاتی ہے) نے بڑے پیانے پر وسعت حاصل کی۔ اس نے دودھ کی دوسری امداد باہمی تنظیموں کے ساتھ ہاتھ ملایا۔ گجرات نیٹ ورک کے دائرے میں 2.12 ملین کسانوں، 10411 دیہاتی سطح پر دودھ اکٹھا کرنے والے مراکز اور 14 ڈسٹرکٹ سطح کے پلانٹوں پر پھیلا ہوا ہے مختلف پلانٹوں کے ذریعہ پیدا کی جانے والی دودھ کی اشیاء کے لئے اُم مشترکہ برانڈ ہے یہ اشیاء ہیں: رقیق دودھ، دودھ کا پاؤڈر مکھن، گھی، پنیر، کوکو سے تیار کردہ اشیا، مٹھائیاں، آئس کریم اور کنڈینسڈ دودھ۔ اُمل کے ذیلی برانڈوں میں شامل ہیں: آملسپرے، اُمل اسپرے، اَمولیو، اور نوراُمل۔ کھانے والے تیل کی اشیاء کو دھارا لوک دھارا برانڈ کے تحت فروخت کیا جاتا ہے جب کہ فروٹ ڈرنکس کو سفل کا نام دیا گیا ہے، معدنی پانی جل دھارا کے نام سے فروخت کیا جاتا ہے۔

ماخذ: پنکج چھابڑا کے ''ریڈیف ڈاٹ کام' بزنس اسپیشل۔

© NCERT not to be republished